34854 ـ كيا الله تعالى كو نسيان (بھولنے) كي صفت سے موصوف كيا جا سكتا ہے

سوال

كيا الله تعالى كو نسيان كي صفت سے موصوف كيا جا سكتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

الحمدلله:

نسيان كے دو معنى ہيں:

پہلا معنى: كسي معلوم چيز كو بھول جانا اور غافل ہو جانا اس كي مثال مندرجہ ذيل فرمان باري تعالى ميں ہے:

اے ہمارے رب اگر ہم بھول گئے ہوں يا خطا كي ہو تو ہميں نہ پكڑنا البقرة (286)

اور اسى طرح رب ذو الجلال كا يہ بھى فرمان ہے:

ہم نے آدم عليہ السلام كو پہلے ہى تاكيدي حكم دے ديا تھا ليكن وہ بھول گيا اور ہم نے اس ميں كوئي عزم نہيں پايا طہ (115)

دونوں قولوں ميں سے ايك قول كے مطابق.

اور اسى طرح نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے كہ:

" ميں تو صرف تم جيسا ہى بشر ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو ميں بھى بھول جاتا ہوں، لھذا اگر ميں بھول جاؤں تو مجھے ياد دلا ديا كرو "

نسيان كا يہ معنى اللہ تعالى كي ذات ميں عقلى اور سمعى دونوں دليلوں كے اعتبار سے نہيں پايا جاتا.

سمعى دليل يہ ہے كہ اللہ تعالى نے موسى عليہ السلام متعلق فرمايا:

اس نے جواب ديا ان كا علم ميرے اللہ كے ہاں كتاب ميں موجود ہے، نہ تو ميرا رب غلطى كرتا ہے اور نہ بھولتا ہے

طہ (52)

اور عقلی دلیل یہ ہے کہ: نسیان اور بھول نقص ہے اور اللہ تعالی نقائص سے مبرا و منزہ اور کمال کےساتھ موصوف ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ تعالی کے لئے ہی اچھی اچھی مثالیں ہیں اور وہ غالب و حکمت والا ہے النحل (60)

لھذا اس بنا پر کسي بھي حال میں اللہ تعالی کو نسیان کے وصف سے موصوف کرنا جائز نہیں ہے.

نسیان کا دوسرا معنی:

ترك عن العلم و عمد، یعنی علم ہونے کے باوجود اسے ترك کرنا اس کي مثال مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی ہے:

پھر جب وہ ان چیزوں کو بھولے رہے جن کی ان کو نصیحت کي جاتی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کشادہ کردیے الانعام (44)

اور اسی طرح اللہ عزوجل کا یہ بھی فرمان ہے:

ہم نے آدم علیہ السلام کو پہلے ہی تاکیدي حکم دے دیا تھا لیکن وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں کوئي عزم نہیں پایا طہ (115)

اس آیت کي تفسیر میں دوسرے قول کے مطابق.

اور اسي طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا گھوڑے والوں کے متعلق فرمان ہے:

" اور وہ شخص جس نے اس گھوڑے کو غناء اور تعفف کی بنا پر پالا اور اس میں سواری اور گردن کا اللہ تعالی کے حق کو نہ بھولا تو اسی طرح وہ بھی اس کے لئے بچاؤ ہوگا "

لھذا نسیان کا یہ معنی اللہ تعالی کے لئے ثابت ہے: جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اب تم اپنے اس دن کي ملاقات کے فراموش کر دینے کا مزہ چکھو، ہم نے بھی تمہیں بھلا دیا السجدة (14)

اور منافقین کے بارہ میں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

انہوں نے اللہ تعالی کو بھلا دیا تو اللہ تعالی نے انہیں بھلا دیا، بلا شبہ منافق ہی فاسق ہیں التوبة (67)

اور صحيح مسلم شريف كتاب الزهد و الرقائق ميںابو ہريرہ رضي اللہ تعالی عنہ سے حديث مروی ہے وہ بيان كرتے ہيں كہ صحابہ كرام رضوان اللہ عليہم نے عرض كي اے اللہ تعالی كے رسول صلی اللہ عليہ وسلم كيا روز قيامت ہم اپنے رب كو ديكھيں گے؟

اور اس پوري حديث كو ذكر كيا ہے جس ميں ہے.

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا : اللہ تعالی اپنے بندے سے ملے گا اور اسے كہےگا: كيا تجھے يقين تھا كہ تيری مجھ سے ملاقات ہو گی؟ تو وہ بندہ جواب ميں كہےگا: نہيں، تو اللہ تعالی فرمائےگا: ميں نے بھی اسی طرح تجھے بھلا ديا جس طرح تو نے مجھے بھلا ديا تھا "

اللہ تعالی كا كسي چيز كو ترك كردينا اس كی صفات فعليہ ميں سے ايك فعلی صفت ہے جو اللہ تعالی كي مشيئت كے مطابق واقع ہوتی اور اس كي حكمت كے تابع ہے، اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان ہے:

اور اس نے انہيں اندھيروں ميں چھوڑ ديا وہ كچھ نہيں ديكھتے البقرة (17)

اور ايك دوسرے مقام پر كچھ اس طرح فرمايا:

اور اس دن ہم انہيں آپس ميں ايك دوسرے ميں گڈ مڈ ہوتے ہوئے چھوڑ ديں گے الكهف (99)

اور ايك مقام پر اللہ تعالی نے فرمايا:

اور البتہ ہم نے اس بستی كو صريح عبرت كي نشانی بنا دياالعنكبوت (35)

ترك كرنے اور اللہ تعالی كي مشيئت كے متعلقہ دوسرے افعال كي نصوص اور دلائل بہت زيادہ اور معلوم بھي ہيں، جو اس كي كمال قدرت اور اس كي طاقت اور سلطان پر دلالت كرتے ہيں، اور ان افعال كو عملی جامہ پہنانے ميں اللہ سبحانہ وتعالی كسي بھی مخلوق سے مماثلت نہيں ركھتا اگرچہ مخلوق اصلا معنی ميں شامل ہی كيوں نہ ہو، جيسا كہ اہل سنت والجماعات كا طريقہ اور عقيدہ ہے . اھ